بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئیڈینٹی بدل کر کلائنٹ سے کام حاصل کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہم ایک کمپنی کے ساتھ کام کر رہے ہیں، جو کہ یو ایس بیسڈ ہے، لیکن وہ کام پاکستان سے کرتے ہیں، جب کلائنٹ ہننگ کرتے ہیں، یعنی کلائنٹ سے بات کرتے ہیں، تو انہی کے ایکسنٹ میں کرتے ہیں، اور وہاں یہ شو کرواتے ہیں، کہ ہم یو ایس سے ہیں، جبکہ یہ جھوٹ ہے، مسئلہ یہ ہے، کہ اگر پاکستانی شو کیا جائے، تو کلائنٹ ٹرسٹ نہیں کرتا، اور کام نہیں دیتا، اور جو چیزیں وہ سکھا رہے ہیں، وہ پاکستان میں نہیں چلتیں، ان ویب سائٹس، یا ایپلیکیشنز کو، استعمال کرنے کے لیے، وی پی این ایپ کے ذریعے لوکیشن بدل کر کام کرنا پڑتا ہے، کیا اس طرح کام کرنا جہاں اپنی آئیڈینٹی بدلنی پڑے، شرعی طور پر جائز ہے؟ جبکہ نیت دھوکہ دینے کی نہیں ہے، بلکہ اس کے بغیر کام نہیں ملتا۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں، مذکورہ بالا کمپنی میں، اوپر مذکور طریقہ کار کے مطابق، کام کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اس میں جھوٹ، اور دھوکہ پایا جارہا ہے، اور یہ دونوں باتیں شرعاً حرام ہیں، اس کے بغیر کام نہ ملنا، جھوٹ اور دھوکے کو جائز نہیں کردے گا، سینکڑوں جائز طریقوں سے رزق کمایا جاسکتا ہے، صرف اسی ایک طریقے میں رزق منحصر نہیں ہے۔

دھوکے کے متعلق صحیح مسلم میں ہے "عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها، فنالت أصابعه بللا فقال: ما هذا يا صاحب الطعام؟ قال أصابته السماء يا رسول الله، قال: أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس، من غش فليس مني "ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر پر سے گزرے، تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا، آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی انگلیوں نے اس میں تری پائی، تو فرمایا: اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! اس پر بارش ہوئی ہے۔ فرمایا: تو گیلے حصے کو تو نے اوپر کیوں نہیں کر دیا، تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکہ دیا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، ج 1، ص 99، حدیث 102، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت علامہ حسین بن محمود بن حسن شیرازی حنفی علیہ الرحمۃ (متوفی 727ھ) المفاتیح فی شرح المصابیح میں فرماتے ہیں: "(الغش): ستر حال شيء على أحد؛ يعني: إظهار شيء على خلاف ما يكون ذلك الشيء في الباطن، كهذا الرجل؛ فإنه جعل الحنطة المبلولة في الباطن واليابسة على وجه الصبرة، ليرى المشتري ظاهر الصبرة ويظن أن جميع الصبرة يابس،

فهذا الفعل هو الغش والخیانة، وهو محرم؛ لأنه إضرار بالناس "ترجمہ: غش کا معنی ہے: شے کی حالت کسی سے پوشیدہ رکھنا، یعنی کسی شے کو اس کے خلاف ظاہر کرنا، جو اس شے کی حقیقت ہے، جیسا کہ یہ شخص، کہ اس نے تر گندم کو نیچے، اور خشک گندم کو ڈھیر کے اوپر رکھا، تاکہ خریدنے والا ڈھیر کا اوپر والا حصہ دیکھے، اور یہ گمان کرے، کہ پوری گندم خشک ہے، تو یہ فعل دھوکہ، اور خیانت ہے، اور یہ حرام ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو نقصان پہچانا ہے۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، جلد 3، صفحہ 438، دار النوادر، کویت)

دھوکے کے متعلق بسوط سرخسی میں ہے "الغدر حرام" ترجمہ: دھوکہ دینا حرام ہے۔ (بسوط سرخسی، ج 10، ص 96، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "غَدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" (فتاوی رضویہ، ج 14، ص 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جھوٹ کی وعید کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إن الصدق بر، وإن البر يهدي إلى الجنة، وإن العبد ليتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا، وإن الكذب فجور، وإن الفجور يهدي إلى النار، وإن العبد ليتحرى الكذب حتى يكتب كذابا" ترجمہ: بیشک سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ مسلسل سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق (بہت بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ گناہ ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بندہ مسلسل جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، جلد 8، صفحہ 29، رقم الحدیث 2607، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکی)

بسوط سرخسی میں ہے "إن الكذب حرام" ترجمہ: بیشک جھوٹ حرام ہے۔ (بسوط سرخسی، جلد 30، صفحہ 15، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4991

تاریخ اجراء: 21 ذو القعدۃ الحرام 1447ھ / 09 مئی 2026ء